السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیامردہ جانورکی خریدوفروخت جائزہے؟مردہ جانورکی کھال بیچی جاسکتی ہے کہ نہیں؟علمائے دین سے سنا ہے کہ کھال کورنگ دے کربیچا جا سکتا ہے۔اگرکسی آدمی کے پاس رنگ کرنے کا انتظام نہ ہوتو وہ کسی بیوپاری جس کے پاس رنگنے کا انتظام ہے کوبیچ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مردہ جانورکی خریدوفروخت ناجائزہے صحیح بخاری میں ایک طویل حدیث کے ضمن میں ہے:

(ان اللہ ورسولہ حرم بیع الخمروالمیتۃ والخنزیروالاصنام» (صحیح البخاری کتاب البیوع باب المیتۃ والاصنام(۲۲۳٦) صحیح مسلم کتاب المساقاۃ باب تحریم بیع الخمروالمیتۃ والخنزیروالاصنام(4048)(باب بیع المیتۃ والاصنام»

"بے شک اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وسلم)نے شراب مردار خنزیراوربتوں کی بیع کوحرام قرار دیا ہے۔"

اورحافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(ونقل ابن المنذروغیرہ الاجماع علی تحریم بیع المیتۃ ویستثنی من ذلک السمک والجراد)(فتح الباری:4/424)

یعنی"ابن منذروغیرہ نے مردارکی بیع کی حرمت پراجماع نقل کیا ہے البتہ اس حکم سے مچھلی اورمکڑی مستثنیٰ ہے۔"مردہ جانورکاچمڑااورکھال وغیرہ دباغت کے بعد فروخت کرنی چاہیے دلائل کے اعتبارسے راجح اور محقق مسلک یہی ہے۔جمہوراہل علم نے اسی کواختیارکیا ہے اوراگرکسی کے پاس رنگنے کا انتظام نہ ہوتووہ دوسرے سے عمل دباغت کے بعد فروخت کرے اورمزدوری اس کواداکرنی ہوگی۔

صاحب مراعاۃ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

(واما الدباغ فلایجوزالانتفاع کالبیع وغیرہ وہوالقول الراجح المعول علیہ ولم یقع فی روایۃ البخاری والنسائی زکرالدباغ وہی محمولۃ علی الروایۃ المقیدۃ بالدباغ)(ج1ص320)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص545

محدث فتویٰ